والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق

مصنف: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

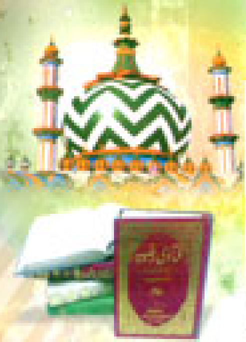

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

WWW.NAFSEISLAM.COM

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمة اور المدینة العلمیة

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت
حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علیٰ اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "المدینة العلمیة" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۶) شعبۂ تخریج

"المدینة العلمیة" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّی الوسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزّوجلّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول "المدینة العلمیة" کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ

خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل! ہماری یہی کوشش رہی ہے کہ اپنے بزرگوں کی کتابیں احسن اسلوب میں پیش کریں، اس سلسلے میں امامِ اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے کئی رسائل طبع ہو کر عوام وخواص سے خراجِ تحسین پا چکے ہیں۔ اس سلسلے کی ایک اور کڑی آپ علیہ الرحمۃ کا ایک اور رسالہ "الحقوق لطرح العقوق" پیش خدمت ہے جس کا اُردو نام امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی نے "والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق"، تجویز فرمایا ہے، جو اساتذہ، والدین اور زوجین کے حقوق پر مشتمل ہے جس میں سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنی عادتِ کریمہ کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے، والدین کے حقوق تفصیل سے بیان فرمائے کہ کس معاملے میں باپ کو ترجیح حاصل ہے اور کس معاملے میں ماں کو، اور جب والدین کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو اب یہ کیا کرے، اسی طرح ان کی وفات کے بعد اولاد پر کیا حقوق لازم ہیں ان سب کو بڑے ہی جامع انداز میں بیان فرمایا اور ساتھ ہی والدین کو تکلیف دینے والی نافرمان اولاد کے لیے احادیث میں موجود وعیدیں بھی ایک جگہ بیان فرمادیں کہ نافرمان اولاد ان احادیث کی روشنی میں درسِ عبرت حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکے چنانچہ یہ رسالہ اولاد کو والدین کے حقوق سکھانے اور ان کے حقوق کی اہمیت اجاگر کرنے میں بہترین تصنیف ہے۔

اسی طرح آپ علیہ الرحمۃ نے زوجین کے حقوق سے متعلق شرعی مسائل کو بھی بالتفصیل بیان فرمایا ہے مزید یہ کہ اس رسالہ میں ایک نالائق شاگرد کے حق میں آپ علیہ الرحمۃ سے فارسی زبان میں ایک سوال کیا گیا جو فلسفہ کی بنیاد پر اپنے آپ کو دینی استاذ پر فوقیت دیتا تھا چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ استاذ کے حقوق بیان کرتے ہوئے اُس ناعاقبت اندیش شاگرد کا بھرپور رد فرماتے ہیں جس سے ضمناً فلسفہ سیکھنے اور سکھانے کی شرعی حیثیت بھی معلوم ہو جاتی ہے اسی طرح اس رسالہ میں اور بھی کئی حقوق بیان کیے گئے ہیں جسے پڑھ کر ہی اس کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ اس "رسالہ" پر تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینۃ العلمیۃ" کے مَدَنی علماء نے بڑی جانفشانی سے کام کیا ہے جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

۱۔ آیات واحادیث اور دیگر عبارات کے حوالہ جات کی مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔

۲۔ مشکل الفاظ کے معانی، اُن کی تسہیل اور عربی، فارسی عبارات کے ترجمے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ عام قاری کو بھی یہ "رسالہ" پڑھنے میں دشواری محسوس نہ ہو۔

۳۔ اور جہاں کہیں ترجمہ کیا گیا ہے وہاں آخر میں بطور امتیاز "ت" لکھ دیا ہے تاکہ مصنف علیہ الرحمۃ کا کیا ہوا ترجمہ ممتاز

رہے۔

۴۔آیاتِ قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ ﴾، متنِ احادیث کو ڈبل بریکٹ (( ))، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted comma" " سے واضح کیا گیا ہے۔

۵۔نئی گفتگو نئی سطر میں درج کی گئی ہے تاکہ پڑھنے والوں کو باآسانی مسائل سمجھ آسکیں۔

۶۔ فہرست میں اہم نکات کو جدا جدا لکھ کر پورے رسالہ کا اجمالی خاکہ پیش کر دیا گیا ہے۔

۷۔آخر میں ماخذ ومراجع کی فہرست، مصنفین ومؤلفین کے ناموں، ان کی سنِ وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس رسالے کے پیش کرنے میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ اور شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی ہے۔

قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیوضہم سے گزارش ہے کہ اس "رسالہ" کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس "رسالہ" کو عوام وخواص کے لیے نفع بخش بنائے!

آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ کتب اعلی حضرت علیہ رحمۃ الرحمن (المدینۃ العلمیۃ)

اصل کتاب شروع کرنے سے پہلے اسے پڑھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدّدِ دین وملت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں والدین، اساتذۂ کرام اور میاں بیوی کے حقوق سے متعلق چند سوالات پیش کئے گئے۔ آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ان سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں بہترین انداز میں دلائل کے ساتھ ارشاد فرمائے۔ قارئین کی سہولت کے لئے اصل کتاب سے پہلے ان سوالات کے جوابات کا خلاصہ ترتیب وار پیش کیا جارہا ہے تاکہ آئندہ صفحات پر آنے والے رسالے "الحقوق بطرح العقوق" کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

"امامِ اہلِ سنت مجددِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی طرف سے دیئے گئے سوالات کے جوابات کا آسان خلاصہ"

سوال نمبر ۱

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال کیا گیا کہ ایک لڑکے نے اپنے والد کی توہین کی اور اسے ذلیل کیا اور اس کی تمام جائداد پر قبضہ کرکے باپ کے لیے کچھ نہ چھوڑا، ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جواباً ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص بہت سخت گنہگار اور اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کا حقدار ہے کیونکہ باپ کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضگی میں اللہ عزوجل کی ناراضگی ہے۔ اگر والدین راضی ہیں تو اسے جنت ملے گی اگر والدین ناراض ہوں تو دوزخ میں جائے گا۔ لہٰذا اسے چاہئے کہ جلد از جلد والدین کو راضی کرے ورنہ اس کی کوئی فرض ونفل عبادت قبول نہ ہوگی اور مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے پھر آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنی اس تمام گفتگو پر احادیث کریمہ پیش کیں جو آپ اس رسالہ میں آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

سوال نمبر ۲

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے یہ پوچھا گیا کہ بیٹے پر سوتیلی ماں کا کیا حق ہے اور جو سوتیلی ماں پر تہمت لگائے اس کا کیا حکم ہے؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان پر تہمت لگانا قطعاً حرام ہے اور زنا کی تہمت لگانا وہ بھی سوتیلی ماں پر، بہت بڑا گناہ ہے، شرعاً ایسا شخص فاسق اور 80 کوڑوں کا مستحق ہے اور ایسے شخص کی گواہی بھی مقبول نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال کیا گیا کہ اولاد پر ماں کا حق زیادہ ہے یا باپ کا؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ارشاد فرمایا کہ اولاد پر ماں اور باپ دونوں کا حق نہایت عظیم ہے۔ البتہ! ماں کا حق باپ کے حق سے زیادہ ہے۔ پھر آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اس پر قرآنی آیات اور احادیث پیش کیں اور آخر میں فرمایا کہ ماں کا حق

باپ سے زیادہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ خدمت اور لینے دینے کے معاملات میں ماں کا حق زیادہ ہے جبکہ ادب واحترام میں باپ کا حق، مثال کے طور پر بیٹے کے پاس سو روپے ہیں تو بیٹا ماں کو پچھتر اور باپ کو پچیس روپے دے۔اس کے علاوہ بھی آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے بڑی پیاری مثالیں پیش فرمائیں ۔ پھر آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جب ماں اور باپ کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو اولاد کیا کرے؟ کس کا ساتھ دے؟ جس کی تفصیل آپ کو اسی رسالے میں پڑھنے کو ملے گی جسے پڑھ کر آپ کا دل باغ باغ بلکہ باغ مدینہ ہو جائے گا۔ان شاءاللہ عزوجل۔

سوال نمبر ۴

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے یہ سوال بھی کیا گیا کہ میاں بیوی میں سے کس کے حقوق زیادہ ہیں؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ارشاد فرمایا کہ دونوں کے ایک دوسرے پر حقوق برابر ہیں البتہ! عورت پر شوہر کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں احادیث کثیر ہیں جن میں شوہر کے حقوق کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے اور ایک حدیث میں تو یہاں تک ہے کہ ”عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ اور مرد پر زیادہ حق ماں کا ہے یعنی بیوی سے بھی زیادہ۔“

سوال نمبر ۵

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ایک سوال یہ بھی کیا گیا کہ والدین کے انتقال کے بعد اولاد پر کن کن حقوق کی ادائیگی لازم ہے؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے والدین کے انتقال کے بعد ان کے حقوق تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے مثلاً

(۱) ان کی موت کے بعد غسل، کفن، دفن اور نماز کے معاملات میں، سنتوں اور مستحبات کا خیال رکھے۔

(۲) ان کیلئے دعاء واستغفار کرتا رہے۔

(۳) صدقہ، خیرات اور نیکیاں کر کے ان کا ثواب والدین کو پہنچائے۔

(۴) ان پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں جلدی کرے۔

(۵) ان پر کوئی فرض عبادت رہ گئی ہو تو کوشش کر کے اس کی ادائیگی کرے مثلاً نماز و روزہ ان کے ذمہ باقی ہو تو اس کا کفارہ (فدیہ) دے۔

(۶) تہائی مال سے زائد مال میں ان کی جائز وصیت کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

(۷) ان کی قسم ان کی وفات کے بعد بھی سچی رکھے مثلاً جن کاموں سے ان کی زندگی میں باز رہتا تھا بعدِ وفات بھی رُکا رہے۔

(۸) ہر جمعہ ان کی قبر کی زیارت کو جائے اور وہاں تلاوت قرآن کرے۔

(۹) ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کرے۔

(۱۰) ان کے دوستوں کا ہمیشہ ادب واحترام کرے۔

(۱۱) کبھی کسی کے والدین کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوائے۔

(۱۲) اور سب سے بڑا حق یہ ہے کہ گناہ کر کے قبر میں ان کو تکلیف نہ پہنچائے۔

بہر حال والدین کے انتقال کے بعد ان کے حقوق کی اس قدر تفصیل سے بخوبی پتا چل جاتا ہے کہ دینِ اسلام میں والدین کی وفات کے بعد بھی ان کی قدر و منزلت اور مقام بہت بلند و بالا ہے۔

سوال نمبر ۶

اس سوال میں آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جو کچھ سمجھ بوجھ رکھتا ہے اپنے والدین پر ظلم وستم کرتا ہے خود بھی انہیں گالیاں دیتا ہے اور دوسروں سے بھی دلواتا ہے اور ساتھ ہی جھوٹ بولنے اور چوری کرنے جیسے بُرے افعال سے پہچانا جاتا ہے لہذا ایسے شخص کا شرعاً کیا حکم ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کی دعوت کرنا، اور اس کی دعوت میں شریک ہونا اسے صدقہ وغیرہ دینا کیسا ہے جو اس کی تائید کرے اور اس کا ساتھ دے اس کے بارے میں کیا حکمِ شرعی ہے؟

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جواب ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص نہ صرف گنہگار بلکہ گنہگاروں کا سردار ہے، عذاب الٰہی کا حقدار اور بہت بڑا بدکار ہے ایسے شخص کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور جتنی نمازیں پڑھ لیں ان نمازوں کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور جو کوئی ایسے شخص کو امام بنائے وہ بھی گنہگار ہے کیونکہ شرعاً ایسے شخص سے نفرت کرنے اور تعظیم نہ کرنے کا حکم ہے اس کی دعوت کرنا یا اس کے گھر میں دعوت کھانا بلکہ اس سے دوستی کرنا بھی جائز نہیں ہے، اور جو اس کی تائید کرتے ہیں وہ بھی سخت گنہگار ہیں پھر آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ان احکام شرعیہ پر احادیث بیان فرمائیں۔

سوال نمبر ۷

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ساتواں سوال یہ کیا گیا کہ ایک عورت جسے بیماری کی حالت میں اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا اس نے کچھ رشتے داروں کی موجودگی میں اپنے شوہر کو مخاطب کر کے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہی اور اپنے تمام حقوق بھی شوہر کو معاف کر دیئے جبکہ مہر، جو شوہر نے اب تک ادا نہ کیا تھا اسے بھی علیحدہ سے معاف کیا، اسی طرح شوہر نے بھی اپنے تمام حقوق بیوی کو معاف کر دیئے، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح سے دونوں کے تمام حقوق معاف ہو گئے یا پھر ہر حق وخطا کی تفصیل بیان کر کے معافی مانگنی ضروری تھی، اور بیوی نے شوہر کو اپنی موت کے وقت جو مہر معاف کیا وہ معاف ہو گیا یا پھر مرضِ موت کے زمانے میں ہونے کی وجہ سے اس پر وصیت کے احکام نافذ ہوں گے؟

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے قوانینِ شرعیہ کی روشنی میں پُر دلیل جواب ارشاد فرمایا کہ جہاں تک شوہر اور بیوی کے عام حقوق کی معافی کا معاملہ ہے وہ تو معاف ہو گئے لیکن بیوی کے حقوقِ مالیہ مثلاً مہر وغیرہ، تو وہ بیوی کے ورثاء کی اجازت پر موقوف ہے اگر وہ معاف کر دیں تو معاف، ورنہ وہ تقاضا کر

سکتے ہیں، اور بیوی کے وہ حقوق جو مال کے علاوہ ہیں مثلاً کسی بات پر ناراضگی وغیرہ، اسی طرح شوہر کے وہ حقوق جن کا تعلق مال وغیر مال سے ہے اس میں جو کچھ شوہر اور بیوی کے علم میں تھے وہ سب معاف ہوگئے اور جو علم میں نہ تھے مگر معمولی تھے کہ معلوم ہونے پر بھی معاف کردیتے تو وہ بھی معاف ہوگئے۔

ہاں البتہ! میاں بیوی کے وہ حقوق جن کی تفصیل جاننے کے بعد دونوں میں سے کوئی ایک بھی اپنے حق کو معاف نہیں کرتا تو ایسے حقوق کے معاف ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے بعض علماء کرام کہتے ہیں:

''مجمل یعنی غیر ظاہری الفاظ میں حقوق کی تفصیل بیان کیے بغیر بھی معافی طلب کرنے کی صورت میں تمام حقوق معاف ہوجائیں گے''۔

جبکہ بعض دوسرے علماءِ کرام کہتے ہیں:

''ہر ہر حق کو تفصیل سے بتا کر معافی مانگنے کی صورت میں ہی حقوق معاف ہوں گے ورنہ وہ حقوق ذمہ پر لازم رہیں گے''۔

چنانچہ اختلافِ ائمہ ذکر کرنے کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن زبردست انداز میں مسئلہ کی تحقیق پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

''وہ بڑے حقوق جن کی تفصیل بیان کی جاتی تو صاحبِ حق معاف نہ کرتا تو ان جیسے حقوق کی معافی کیلئے تفصیل بیان کرنا ضروری ہے''۔ ہاں! اگر ان حقوق کی معافی کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں کہ ''دنیا بھر میں سخت سے سخت جو حق متصور (تصور کیا جاسکتا) ہے وہ سب میرے لیے فرض کرکے معاف کردے'' اور اُس نے معاف کردیے تو اس طرح سے بغیر تفصیل بیان کئے بھی تمام چھوٹے بڑے حقوق معاف ہوجائیں گے۔

سوال نمبر ۸

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن سے پوچھا گیا کہ استاذ کے کیا حقوق ہیں؟

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ''مسند امام احمد بن حنبل''، ''عالمگیری''، ''غرائب''، ''تاتارخانیہ'' کی روشنی میں اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ استاذ کے حقوق کو والدین اور تمام مسلمانوں کے حقوق سے بھی مقدّم رکھے چنانچہ استاذ کا ہر طرح سے ادب واحترام کرے، اس سے آگے نہ چلے، اس کے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھے، اس سے بات چیت میں پہل نہ کرے، چاہے استاذ نے ایک ہی حرف پڑھایا ہو پھر بھی ادب کرے، ہاں البتہ! جب کسی ایسے کام کے کرنے کا حکم دے جو شریعت کے خلاف ہو تو ہرگز ہرگز نہ کرے کہ حدیث پاک میں ہے: ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں''۔

سوال نمبر ۹

آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن سے آخری سوال یہ کیا گیا کہ ایک عالم صاحب جو سیّد، شریف النسب، بزرگ، متقی وپرہیزگار ہیں مسجد میں امامت کرتے اور بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں ایک کم مرتبہ شخص نے ان سیّد صاحب سے علم دین حاصل کیا اور

پھر بعد میں کسی اور سے فلسفہ وغیرہ پڑھ کر اپنے انہیں استاذ پر برتری ظاہر کرنا شروع کردی یہاں تک کہ پیسوں کی لالچ میں آکر اپنے استاذ کو مسجد سے نکلوانے کی بھی کوشش شروع کردی تاکہ خود ان کی جگہ پر قابض ہوجائے، شرعاً ایسا شخص امامت کے لائق ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنی عادت کے مطابق قرآن وحدیث اور فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں دلائل کے انبار لگادیئے، عالم کا شرعی حق، اس کی شان وشوکت، اس کا مقام اور مرتبہ خوبصورت انداز میں بیان فرمایا۔

آخر میں اس بدباطن شخص کے بارے میں حکم شرعی ارشاد فرمایا کہ

"وہ بدترین فاسق وفاجر ہے، استاذ کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے سخت سزا کا مستحق ہے، نہ تو اس کی امامت جائز اور نہ ہی کسی مسلمان کو اس کی صحبت میں بیٹھنا جائز۔

چنانچہ اس سید فقیہ عالم دین کو امامت سے ہٹانا اور اس کی جگہ فلسفہ کے دعویدار بیوقوف کو مقرر کرنا ناجائز ہے۔